



## سوال

(55) اسلام تمدن اور دنیوی ترقی کا مانع و مزاحم نہیں ہے الخ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام تمدن اور دنیوی ترقی کا مانع و مزاحم نہیں ہے۔ اور مال دنیا کی فراہمی کوئی گناہ نہیں ہے۔ حضرت عثمان بن عفان اور دیگر صحابہ کرام مالدار اور لاکھوں درہم ان کے پاس تھے۔ اور بڑی بڑی تجارتیں بھی کیا کرتے تھے۔ مسلمان کے حق میں مسکنت ایک بڑی ذلت ہے جس سے دین و ایمان قائم برقرار نہیں رہتے۔ اس کے خلاف بھی یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں مسافرانہ طور سے زندگی بسر کرو مال و دنیا جمع نہ کرو۔ مسکین بن کر رہو۔ متہمل لوگوں کی صحبت سے پرہیز اور گریز کرو۔ آپ نے اللہ سے دعا مانگی اور التجا کی تھی۔ کہ بارخدا مجھ کو دنیا میں مساکین رکھ اور دنیا سے مسکین اٹھا۔ اور عقبی میں بھی مجھ کو مسکین کے زمرہ میں پس آپ کے ان دو قولوں کی تطبیق کیونکر ہو سکتی ہے۔ یہ تو الضدان الالبتعمان کا معاملہ ہے۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان دونوں باتوں میں تطبیق ایک حدیث سے وہوتی ہے۔ جس میں آپ کی دعا یوں مروی ہے۔

اللهم انی اعوذ بک من غنی یطغی من غنی یطغی من فقر یتئین

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ لیے غناء سے جو مجھ کو سرکش کر دے۔ اور لیے فقر سے جو مجھ کو مارے تکلیف کے سب کچھ بھلا دے۔ ورنہ محض مال جمع کرنا منع نہیں۔ بلکہ منع یہ ہے کہ اس میں ذکوۃ نہ دے۔ اور اس کی مستی میں موت کو بھول جائے۔ چنانچہ فرمایا!

مسکین کے دو معنی ہیں۔ ایک مال سے مسکین۔ دوم طبیعت سے مسکین جس کو متواضع کہتے ہیں۔

(فتویٰ ثنائیہ جلد ۲ ص ۲۲۴)



## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 65

محدث فتویٰ